اھدنا الصراط المستقیم میں اھدنا کو زیر کے ساتھ پڑھا تو نماز کا حکم؟

دار الافتاء اھلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ اھدنا الصراط المستقیم میں لفظ اھدنا میں ھ پر ساکن کے بجائے غلطی سے زیر پڑھا تو نماز کا کیا حکم ہے؟ یعنی کیا اس طرح پڑھ دینے کی وجہ سے نماز فاسد ہوجائے گی؟

جواب

بِسۡمِ اللهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِکِ الۡوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الۡحَقِّ وَالصَّوَابِ

پوچھی گئی صورت میں نماز فاسد نہیں ہوگی، کیونکہ اھدنا کے ھ پر سکون کے بجائے زیر پڑھنا ایک ایسی غلطی ہے جس سے معنیٰ فاسد نہیں ہورہا (یعنی دونوں صورتوں میں اس کا معنیٰ ایک ہی ہے اور وہ ہے "ہمیں ہدایت پر چلا") جبکہ قراءت کی اس طرح کی غلطی کی وجہ سے نماز اس وقت فاسد ہوتی ہے جب معنیٰ فاسد ہو ورنہ نہیں۔

خاتم المحققین علامہ سید ابن عابدین شامی علیہ الرحمۃ ردالمحتار میں نماز میں قراءت کی غلطی کی وجہ سے نماز کے فساد و عدم فساد کے متعلق اصول بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں: "والقاعدة عند المتقدمين أن ما غيّر المعنى تغييراً يكون اعتقاده كفراً يفسد في جميع ذلك، سواء كان في القرآن أو لا إلا ما كان من تبديل الجمل مفصولاً بوقف تامّ و ان لم يكن التغيير كذلك، فان لم يكن مثله في القرآن والمعنى بعيد متغير تغيراً فاحشاً يفسد أيضاً كهذا الغبار مكان الغراب، وكذا إذا لم يكن مثله في القرآن ولا معنى له كالسرائل باللام مكان السرائر، وان كان مثله في القرآن والمعنى بعيد ولم يكن متغيراً فاحشاً تفسد أيضاً عند ابی حنيفة ومحمد، وهو الاحوط، وقال بعض المشائخ: لا تفسد لعموم البلوى، وهو قول أبي يوسف، وان لم يكن مثله في القرآن ولكن لم يتغير به المعنى نحو قيّامين مكان قوّامين فالخلاف على العكس فالمعتبر في عدم الفساد عند عدم تغير المعنى كثيراً وجود المثل في القرآن عنده والموافقة في المعنى عندهما، فهذه قواعد الأئمة المتقدمين" ترجمہ: اور متقدمین کے نزدیک قاعدہ یہ ہے کہ جو معنی کو اتنا تبدیل کردے کہ جس کا اعتقاد کفر ہو تو تمام صورتوں میں نماز فاسد ہوجائے گی، چاہے وہ بدل قرآن میں ہو یا نہ ہو الا یہ کہ وقف تام کے ذریعے جملوں میں فصل کرکے جو تبدیلی ہو، اور اگر تبدیلی ایسی نہ ہو، تو اگر اس بدل لفظ کا مثل قرآن میں نہ ہو اور معنی بعید ہو اور تبدیلی فاحش جیسے غراب کی جگہ غبار تو بھی نماز فاسد ہو

جائے گی، اسی طرح (نماز فاسد ہوگی) اگر قرآن میں اس کا مثل نہ ہو اور نہ ہی اس کا کوئی معنی ہو جیسے سرائر کی جگہ سرائل، اور اگر اس کی مثل قرآن میں ہو اور معنی بعید ہو اور تغیر فاحش نہ ہو تو بھی طرفین کے نزدیک فاسد ہو جائے گی، اور یہ احوط ہے، اور بعض مشائخ نے فرمایا: عمومِ بلوی کی وجہ سے فاسد نہیں ہوگی، اور یہ امام یوسف کا قول ہے، اور اگر اس کی مثل قرآن میں نہ ہو لیکن معنی تبدیل نہ ہو جیسے قوامین کی جگہ قیامین تو اختلاف بر عکس ہوگا۔ تو معنی میں تغیر فاحش نہ ہونے کی صورت میں نماز فاسد نہ ہونے کے لیے امام یوسف کے نزدیک اس کی مثل قرآن میں ہونا معتبر ہے جبکہ طرفین کے نزدیک معنی میں موافقت معتبر ہے، تو یہ ہیں ائمہ متقدمین کے قواعد۔ (ردالمحتار، ج 1، صفحہ 630، 631، دار الفکر، بیروت)

اعراب کی غلطی کی وجہ سے نماز کے فساد و عدم فساد کے متعلق، محقق عمر بن نجیم مصری حنفی علیہ الرحمۃ نہر میں امام ابن الہمام علیہ الرحمۃ کی زاد الفقیر کے حوالے سے لکھتے ہیں: "إن كان الخطأ في الإعراب ولم يتغير به المعنى ككسر قواما مكان فتحها وفتح باء نعبد مكان ضمها لا تفسد وإن غير كنصب همزة العلماء وضم هاء الجلالة من قوله تعالى: {إنما يخشى الله من عباده العلماء} تفسد على قول المتقدمين" ترجمہ: اگر نماز میں کی جانے والی غلطی اعراب میں ہو اور اس کی وجہ سے معنیٰ متغیر نہ ہو جیسے قوام کے فتحہ کی جگہ کسرہ پڑھنا اور نعبد میں باء کے ضمہ کی جگہ فتحہ پڑھنا تو اس سے نماز فاسد نہیں ہوگی اور اگر اس کی وجہ سے معنیٰ بدل جائے جیسے اللہ پاک کے فرمان "إنما يخشى الله من عباده العلماء" میں اللہ اسم جلالت کے ہاء پر ضمہ اور العلماء کے ہمزہ پر فتحہ پڑھنا تو اس سے متقدمین کے قول کے مطابق نماز فاسد ہو جائے گی۔ (النھر الفائق شرح کنز الدقائق، ج 01، ص 274، دار الکتب العلمیۃ)

فتاوٰی عالمگیری میں ہے: "اذا لحن فی الاعراب لحنا لا یغیر المعنی بان قرا لا ترفعوا اصواتکم برفع التاء لا تفسد صلاتہ بالاجماع" ترجمہ: جب اعراب میں ایسی غلطی کی ہو جس سے معنی نہیں بدلتے جیسا کہ "لا ترفعوا اصواتکم" میں تاء کو رفع کے ساتھ پڑھا تو اس سے نماز بالاجماع فاسد نہیں ہوگی۔ (الفتاوی الھندیۃ، ج 01، ص 81، دار الکتب العلمیۃ)

بہار شریعت میں ہے: "اس باب میں قاعدہ کلیہ یہ ہے کہ اگر ایسی غلطی ہوئی جس سے معنی بگڑ گئے، نماز فاسد ہوگئی، ورنہ نہیں۔ مسئلہ ۱: اعرابی غلطیاں اگر ایسی ہوں جن سے معنی نہ بگڑتے ہوں تو مفسد نہیں، مثلاً لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتِکُمْ، نَعْبَدُ اور اگر اتنا تغیّر ہو کہ اس کا اعتقاد اور قصداً پڑھنا کفر ہو، تو احوط یہ ہے کہ اعادہ کرے۔" (بہار شریعت، ج 01، ص 554، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: HAB-0405

تاریخ اجراء: 13صفرالمظفر1446ھ/19اگست2024ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com | daruliftaahlesunnat | DaruliftaAhlesunnat

Dar-ul-ifta AhleSunnat | feedback@daruliftaahlesunnat.net